International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

علم سبب ورود حدیث اور فہم حدیث میں اس کا کردار

Role of Sabab wurood Hadith in the understanding of Hadith

1. Dr. Muhammad Shahid,
Incharge, Department of Hadith & Hadith Sciences,
Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan
Email: shahid_edu98@yahoo.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-7178-5963

2. Ibtisam ur Rahman (Corresponding Author)**,**
Research Associate, Department of Hadith & Hadith Sciences,
Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan
Email: ibtisam.rehman@aiou.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-4946-7862

To cite this article: Dr. Muhammad Shahid and Ibtisam ur Rahman. 2022. "علم سبب ورود حدیث اور فہم حدیث میں اس کا کردار: Role of Sabab wurood Hadith in the understanding of Hadith". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 4 (Issue 1), 261-269.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 4 || January - June 2022 || P. 261-269
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-4-1-20/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.04.01.u20
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	10 June 2022
License:	This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

Hadith plays an essential role in understanding Islamic teaching and it has a massive impact on Islamic Sciences. Understanding a hadith requires a lot of knowledge. Allama Suyuti mentions the 93 Hadith Sciences in his book "Tadrib ur Ravi". Other Mohadithin mentioned different numbers of Hadith Sciences. Among these Sciences, the cause of the arrival of Hadith (سبب ورود حدیث) is a significant knowledge. Allama Suyuti and Ibrahim bin Muhammad bin Hamza have written important books in this field. Through this knowledge, we can understand the true and accurate meaning of a Hadith. We also can define one of several meanings through this knowledge. It can be said that the cause of the arrival of Hadith (سبب ورود حدیث) plays a vital role in the understanding of a Hadith. In this article, the arrival of Hadith (سبب ورود حدیث) is discussed in detail to clarify the importance of this topic.

Keywords: Hadith, Islamic Teachings, Mohadithin, Arrival of Hadith, Hadith Sciences

1. تعارف:

اسباب ورود حدیث کی حیثیت احادیث مبارکہ کے لیے وہی ہے جو آیات قرآنیہ کے لیے اسباب نزول کی ہے، اور ان کو پیش نظر رکھے بغیر احادیث کو سمجھنا گویا سیاق وسباق کو دیکھے بغیر کلام کا معنی متعین کرنا ہے، ظاہر ہے اس میں غلط فہمی کا زیادہ احتمال ہے بنسبت اس صورت کے کہ جس میں احادیث کو ان کے اسباب ورود کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کی جائے، یہ ہی وجہ ہے کہ اس کا علم فہم حدیث میں کلیدی اہمیت کا حامل ہے، اس مقالے میں علم سبب ورود حدیث اور اس سے متعلق اہم قواعد و تصانیف کا جائزہ لیا گیا ہے نیز ذخیرہ حدیث سے مثالوں کے ذریعے احادیث مبارکہ کے فہم میں اس کے کردار کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

2. علم سبب ورود حدیث کی تعریف:

سبب ورود حدیث کی تعریف درج ذیل الفاظ کے ساتھ کی گئی ہے

"هو علم يبحث فيه عن الأسباب الداعية الى ذكر رسول الله-صلى الله عليه وسلم-أولا، وهذا السبب قد يكون سؤالا ،وقد يكون قصة،وقد تكون حادثة فيقول النبي-صلى الله عليه وسلم-الحديث بسببه أو بسببها"[1]

"یہ وہ علم ہے جس میں ان اسباب کے بارے میں بحث کی جاتی ہے جو ابتدائی طور پر آپ ﷺ کی کسی حدیث کے وجود میں آنے کا باعث بنیں، یہ سبب کبھی کوئی سوال ہوتا ہے اور کبھی کوئی واقعہ یا حادثہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے آپ ﷺ کوئی حدیث صادر فرماتے ہیں"۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہر حدیث کے لیے یہ ضروری نہیں کہ اس کے ورود کا کوئی ظاہری سبب جیسے کوئی سوال یا واقعہ وغیرہ ہو، بلکہ بہت سی احادیث ابتدائی طور پر بغیر کسی سبب ورود کے بھی وجود میں آتی ہیں جیسا کہ وہ احادیث مبارکہ جن میں محض بنیادی عقائد یا حلت و حرمت وغیرہ کو بیان کیا گیا ہے لیکن وہ کسی سوال کے جواب یا خاص واقعے کی وجہ سے وارد نہیں ہوئیں لہذا بتکلف ہر حدیث کا کوئی نہ کوئی سبب ورود تلاش کرنا اور جب روایات میں کوئی سبب ورود نہ ملے تو اپنی رائے اور اندازے سے سبب کوئی سبب ورود بنالینا مناسب نہیں اور اس صورت میں وہ سبب ورود حدیث بھی نہیں کہلائے گا جیسا کہ اس کی وضاحت آئندہ سطور میں شرائط کے ضمن میں آرہی ہے، البتہ جو احادیث مبارکہ کسی سوال کے جواب میں، یا کسی خاص واقعے کے وقوع پذیر ہونے کے بعد اس کے بارے میں وارد ہوں تو یہ سوال یا واقعہ اس حدیث کا سبب ورود کہلائے گا۔

3. سبب ورود حدیث کی بنیادی شرائط:

سبب ورود حدیث کے معتبر ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اس میں مندرجہ ذیل دو خصوصیات پائی جائیں۔

ا۔ ناقل صحابی ہو

سبب ورود حدیث کے لیے ضروری ہے کہ اس کو نقل کرنے والے کوئی صحابی رضی اللہ عنہ ہوں۔

اس سے بعد کے علماء کے اجتہادات وغیرہ نکل گئے اس لیے کہ سبب ورود حدیث ایسی چیز ہے جسے آپ ﷺ کے زمانے کا کوئی شخص ہی نقل کر سکتا ہے اور یہ ایسی چیز نہیں جسے اجتہاد یا قیاس کے ذریعے معلوم کیا جا سکے۔

---

1. Al-Suyuti, Jalal al-Din ibn Abdul Rahman, Al-Lima fi Asbab warood al-Hadith, Maktab al-Bahooth, Dar al-Fikr, 1996, p 5.

۲۔ واقعہ دور نبوی کا ہو

جو واقعہ یا سوال حدیث کا سبب ورود قرار دیا گیا ہے اس کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ آپ ﷺ کے زمانے کا ہو اور اس حدیث کا ورود اس کی وجہ سے ہوا ہو۔

اس علم میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے وہ استدلالات شامل نہیں ہوتے جو انہوں نے حدیث کے ورود کے بعد اس حدیث سے کیے مثلاً اگر کسی صحابی نے کسی مسئلے پر بطور دلیل کے کوئی حدیث ذکر کی حالانکہ آپ ﷺ نے اس کی وجہ سے وہ حدیث ارشاد نہیں فرمائی تو یہ سبب ورود حدیث نہیں کہلائے گا بلکہ اسے سبب ذکر حدیث کہا جائے گا کہ صحابی رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو یہاں اس وجہ سے ذکر کیا[2]۔

4. اسباب ورود حدیث کی اقسام

سبب وروود حدیث کی دو قسمیں ہیں[3]

i. السبب الوارد فی جمیع الطرق:

وہ سبب جو حدیث کے تمام طرق میں موجود ہو

مثال: اس کی ایک مثال حدیث جبریل ہے جس میں حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے مختلف سوالات کیے جیسے ما الایمان؟ یعنی ایمان کیا ہے؟، ما الاسلام؟ یعنی اسلام کیا ہے اور ما الاحسان؟ یعنی احسان سے کیا مراد ہے؟ اسی طرح قیامت اور اس کی علامات کے بارے میں بھی سوال کیا اور آپ ﷺ ان تمام سوالوں کے جوابات ارشاد فرمائے، لہٰذا یہ جتنے بھی سوالات ہیں یہ اس حدیث کے ورود کے اسباب ہیں۔

اس حدیث کے فہم میں سبب ورود یعنی سوالات کا کلیدی کردار ہے کیوں کہ ایک تو اس حدیث کا مرکزی مضمون ہی سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے اور اس کے علاوہ سوال کرنے والے جبریل علیہ السلام ہیں ان کی طرف سے یہ سوالات وہاں موجود باقی لوگوں کی تعلیم کے لیے تھے اور ان کے سوال کرنے سے اس حدیث میں بیان کردہ چیزوں کی اہمیت مزید واضح ہوتی ہے، اور سوال و جواب کے ذریعے ان معلومات کو فراہم کرکے حصول علم میں سوال کی اہمیت کو واضح کیا گیا۔

ii. السبب الوارد فی بعض الطرق:

سبب ورود کی دوسری قسم وہ ہے جو اس حدیث کے بعض طرق سے معلوم ہو رہا ہو[4]

مثال: صحیح بخاری میں موجود حضرت ابو ہریرۃؓ کی روایت کے الفاظ ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

"دعوني ما تركتُكم فإنّما أهلك من كان قبلكم كثرةُ سؤالهم، واختلافُهم على أنبيائهم، فإذا نهيتُكم عن شيءٍ فاجتنبوه، وإذا أمرتُكم بشيءٍ فأتوا منه ما استطعتُم"[5]

---

2. Muhammad Rafat Saeed, Asbab warood ul Hadith Tahleel wa Tasees, Riasat tul al Mahakam al sharia wa shaaoon al deenia Fi Doulat Qatar, Year Publication: 1414 AH, p.149.
3. Al-Suyuti, Abd al-Rahman ibn Abi Bakr (d. 911 AH), Tadreeb ur Rawi by Nawawi, Dar Tayba, V 2, P 929.
4. Ibn al-Salah, Uthman ibn al-Salah (d. 643 AH), Muqaddama, Dar al-Ma'arif, p. 699.
5. Bukhari, Muhammad ibn Isma'il (d. 256 AH), Al-Jami 'al-Sahih, Qadeemi kutab Khana bilmuqabil Aram Bagh, Karachi, 1961, V. 2, P. 1082, Hadith. 6744.

جس چیز کا تذکرہ میں چھوڑ دوں تم مجھ سے اس کے جاننے کے درپے نہ ہوا کرو کیونکہ تم سے پہلی قومیں (غیر ضروری) سوالات اور اپنے انبیاء کی مخالفت کی وجہ سے ہلاکت میں پڑ گئیں،لہذا میں جس چیز سے منع کروں اس سے بچتے رہو اور جس چیز کا حکم دوں اس پر جہاں تک ہو سکے عمل کرتے رہو۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اپنے طریق سے ذکر کیا اور اس میں سبب ورود موجود نہیں لیکن امام مسلم رحمہ اللہ نے جس طریق سے اسے ذکر فرمایا اس میں سبب ورود بھی موجود ہے۔

جبکہ صحیح مسلم میں موجود حضرت ابوہریرۃؓ کی روایت کے الفاظ ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

"خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا. فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ، لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ. ثُمَّ قَالَ: ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ"[6]

آپ ﷺ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالی نے تم پر حج کو فرض کیا ہے لہذا حج کیا کرو، ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ ﷺ نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ اس آدمی نے تین مرتبہ یہ سوال دہرایا، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ ہر سال فرض ہو جاتا اور تم لوگ یہ نہ کر پاتے، پھر فرمایا: جو بات میں بیان نہ کروں تم بھی اسے چھوڑ دیا کرو کیونکہ تم سے پہلی قومیں زیادہ سوالات اور اپنے انبیا کی مخالفت کی وجہ سے ہلاک ہوئیں، لہذا جب میں کسی کام کا حکم دوں تو تم اس پر بقدر استطاعت عمل کیا کرو اور جس کام سے منع کروں اسے چھوڑ دیا کرو۔

حدیث مبارکہ کے اس طریق میں سبب ورود موجود ہے لیکن صحیح بخاری والے طریق میں یہ موجود نہیں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سوال سے کیوں منع فرمایا۔

اس حدیث مبارکہ کی اصل روح کو بھی سبب ورود کے بغیر نہیں سمجھا جاسکتا کیونکہ حدیث میں کثرت سوال سے منع کیا گیا ہے، لیکن دوسری بہت سی احادیث مبارکہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ آپ ﷺ نے سوال کرنے والوں کی حوصلہ افزائی فرمائی تو جب تک سبب ورود سامنے نہیں ہو گا اور اس کو ساتھ ملا کر اس حدیث مبارکہ کا مطالعہ نہیں کیا جائے اس وقت تک یہ بات واضح نہیں ہو گی کہ کس قسم کے سوالات کو ناپسند کیا گیا ہے، چنانچہ اس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کی جب ایک آسان اور سیدھا سادہ حکم ہو تو اس کی حسب استطاعت تعمیل کر لی جائے ،اس میں کرید کرید کر زیادہ تفصیلات پوچھنا ناپسندیدہ اور حکم کو اپنے لیے مشکل بنانا ہے، کیونکہ اگر کوئی ضروری تفصیل ہو تو شارع اسے خود ہی بیان فرما دیتے ہیں۔

6. Muslim, Muslim ibn al-Hajjaj (d. 261 AH), Al-Jami 'al-Sahih, Qadeemi kutabkhana Bilmuqabal Aram Bagh, Karachi, 1956, V. 2 , P. 432, Hadith. 2380.

اس کے علاوہ بھی اسباب ورود حدیث مختلف احادیث کے فہم میں مختلف طریقوں سے اپنا کردار ادا کرتے ہیں جیسے عام کو خاص کرنا، ابہام کی تفصیل بیان کرنا، اشکال کو دور کرنا، ناسخ منسوخ کی وضاحت کرنا، بہت سے معانی میں سے کسی ایک کو متعین کرنا اور احادیث کا درست فہم حاصل کر کے اس سے درست نتائج اخذ کرنا اور اجتہاد کر کے مسائل کا استنباط کرنا وغیرہ

5. حدیث میں سبب ورود کی صورتیں:

کسی حدیث مبارکہ میں سبب ورود کی عام طور پر دو صورتیں ہوتی ہیں

i. سبب ورود بصورت سوال:

وہ سبب ورود جو حدیث میں سوال کی شکل میں مذکور ہو

مثال: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں:

"سألت النبی ﷺ أی العمل أحب إلی الله تعالی؟ قال: الصلاة علی وقتها، وقال: قلت: ثم أی؟ قال: بر الوالدین، قلت: ثم أی؟ قال: الجهاد فی سبیل الله"[7]

میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کون سا عمل اللہ تعالی کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا، میں عرض کیا اس کے بعد کون سا؟ فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا، میں عرض کیا اس کے بعد کون سا؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

اس حدیث میں بھی آپ ﷺ کے ارشادات کی وجہ وہ سوالات ہیں جو حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے کیے لہذا وہ اس حدیث کے لیے سبب ورود ہیں۔

اس حدیث کے فہم میں بھی سبب ورود یعنی سوالات کا کردار نہایت بنیادی اہمیت کا حامل ہے، سب سے پہلے تو سوال کرنے والے صحابی حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نہایت جلیل القدر شخصیت کے حامل ہیں اور حدیث جبریل میں تو پھر بھی کسی حد تک سوالات کو نکال کے بھی اس حدیث کو سمجھنا ممکن تھا جب کہ یہاں ایسا نہیں ہے، اور سوالات جو کہ اس حدیث کا سبب ورود ہیں ان کے بغیر اس حدیث سے کوئی با معنی مفہوم ہی اخذ نہیں ہوتا اور نہ ہی بات مکمل ہوتی ہے، چنانچہ سوالات کے بغیر معنی ہو گا نماز اس کے وقت پر، والدین کے ساتھ نیکی اور اللہ کی راہ میں جہاد، اب ان اعمال کے بارے میں کیا فرمایا جا رہا ہے وہ سوالات کو سامنے رکھے بغیر سمجھنا ناممکن ہے اور ان سوالات سے ہی جوابات کی اہمیت ظاہر ہو رہی ہے کہ اللہ تعالی کے نزدیک سب سے پسندیدہ اعمال کے بارے میں بتایا جا رہا ہے۔

ii. سبب ورود بصورت واقعہ:

وہ سبب ورود جو حدیث میں واقعہ کی شکل میں موجود ہو

مثال: حضرت جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں

"كُنَّا عِنْدَ رَسولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وَسَلَّمَ فی صَدْرِ النَّهَارِ، قالَ: فَجَاءَهُ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِی النِّمَارِ أَوِ العَبَاءِ، مُتَقَلِّدِی السُّیُوفِ، عَامَّتُهُمْ مِن مُضَرَ، بَلْ كُلُّهُمْ مِن مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وَسَلَّمَ لِمَا رَأَى

---

[7] BUKhari, Muhammad ibn Isma'il, Al-Jami 'al-Sahih , V. 1, P. 75, Hadith 496 .

بِهِمْ مِنَ الفَاقَةِ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ، فأَمَرَ بلَالًا فأذَّنَ وَأَقَامَ، فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقالَ: {يا أَيُّها النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الذي خَلَقَكُمْ مِن نَفْسٍ وَاحِدَةٍ} إلى آخِرِ الآيَةِ، {إنَّ اللَّهَ كانَ علَيْكُم رَقِيبًا} وَالآيَةَ الَّتي في الحَشْرِ: {اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ ما قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ} تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِن دِينَارِهِ، مِن دِرْهَمِهِ، مِن ثَوْبِهِ، مِن صَاعِ بُرِّهِ، مِن صَاعِ تَمْرِهِ، حتَّى قالَ، ولو بشِقِّ تَمْرَةٍ قالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأنْصَارِ بصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا، بَلْ قدْ عَجَزَتْ، قالَ: ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ، حتَّى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِن طَعَامٍ وَثِيَابٍ، حتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ، كَأنَّهُ مُذْهَبَةٌ، فَقالَ رَسولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وَسَلَّمَ: مَن سَنَّ في الإسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً، فَلَهُ أَجْرُهَا، وَأَجْرُ مَن عَمِلَ بهَا بَعْدَهُ، مِن غيرِ أَنْ يَنْقُصَ مِن أُجُورِهِمْ شيءٌ، وَمَن سَنَّ في الإسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً، كانَ عليه وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَن عَمِلَ بهَا مِن بَعْدِهِ، مِن غيرِ أَنْ يَنْقُصَ مِن أَوْزَارِهِمْ شيءٌ". [8]

ہم لوگ دن کے ابتدائی حصے میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اتنے میں کچھ لوگ آئے جن کے جسم پر برائے نام کپڑے تھے اور جو تھے وہ بھی پھٹے پرانے اور خستہ حال، انہوں نے تلواریں اٹھا رکھی تھیں، ان میں سے اکثر بلکہ قریبا سارے ہی قبیلہ مضر سے تعلق رکھتے تھے، آپ ﷺ نے جب ان فاقہ زدہ لوگوں کو دیکھا تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک (غم کی وجہ سے) متغیر ہوگیا، آپ گھر میں تشریف لے گئے پھر باہر نکلے اور حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ وہ اذان اور اقامت کہیں، پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں سورۃ النساء کی ابتدائی آیات اور سورۃ الحشر کی آیت (نمبر ۱۸) تلاوت فرمائیں جن میں لوگوں کو اللہ سے ڈرنے، انسانی خوف اور آخرت کی فکر کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اس پر لوگ اپنے اپنے مال سے دینار و درہم، کپڑے، اناج اور کھجوریں وغیرہ صدقہ کے لیے لانے لگے یہاں تک کہ اگر کسی کے پاس کھجور کا ایک ٹکرا بھی تھا تو وہ لے آیا، انصار میں سے ایک شخص درہم و دینار سے بھری اتنی بھاری تھیلی لے کے آیا جو اس سے اٹھائی نہیں جا رہی تھی، اسی طرح لوگ جوق در جوق چیزیں لاتے رہے یہاں تک کہ دیکھتے ہی دیکھتے وہاں کپڑوں اور کھانے کے سامان کے دو بڑے بڑے ڈھیر لگ گئے، میں نے آپ ﷺ کے رخ انور کو دیکھا تو وہ (خوشی اور مسرت سے) ایسے چمک رہا تھا جیسے سونے کا بنا ہو پھر آپ ﷺ نے فرمایا جس نے اسلام میں کوئی اچھا کام شروع کیا تو اسے بھی اس کا اجر ملے گا اور جو اس کے بعد وہ عمل کریں گے تو اس ابتداء کرنے والے کو اس کا بھی اجر ملے گا اور بعد میں کرنے والوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی، اور جو کسی برے کام کی ابتدا کرے گا تو اس اپنے عمل کا بھی وبال ہوگا اور اس کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کے عمل کا وبال بھی اس پر ہوگا جو بعد میں وہ طریقہ اختیار کریں گے، اور اب بعد والوں کو بھی اپنے برے عمل کا پورا بدلہ ملے گا۔

اس حدیث مبارکہ میں قبیلہ مضر کے ان لوگوں کا آنا ایک واقعہ ہے جو کہ حدیث کا سبب ورود ہے کیونکہ اس کی وجہ سے پوری حدیث معرض وجود میں آئی اور یہ سبب خود اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہو رہا ہے۔

اس حدیث کے مکمل اور صحیح فہم کے لیے سبب ورود کا پیش نظر ہونا ضروری ہے، کیونکہ حدیث میں جو آیات مبارکہ ہیں وہ براہ راست انفاق سے متعلق نہیں ہیں بلکہ لیکن حدیث میں لوگ اپنے اموال صدقہ کر رہے ہیں تو جب تک اس کا سبب ورود سامنے نہیں ہوگا، اس حدیث کا مقصد واضح نہیں ہوگا، چنانچہ جب ہم سبب ورود کو دیکھتے ہیں کہ قبیلہ مضر کے خستہ حال لوگ پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے، فاقہ کی حالت میں

[8] Muslim, Muslim ibn Hajjaj, Al-Jami 'al-Sahih, V. 1, P.327, Hadith 1691.

آپ ﷺ کی خدمت حاضر ہوے تو بعد والی مکمل حدیث مبارکہ کا ایک ایک لفظ مکمل طور پر اپنے تمام تر معانی اور مقاصد کے ساتھ ہمارے دل ودماغ میں اترتا چلا جاتا ہے۔

6. اسباب ورود حدیث پر اہم تصانیف:

خاص اس موضوع پر علماء متقدمین کے ہاں مستقل کتابیں لکھنے کا اتنا رواج نہیں تھا، یہ ہی وجہ ہے کہ اس موضوع سے متعلق زیادہ تر مواد ہمیں حدیث کی مختلف کتابوں میں جا بجا بکھرا ہوا ملتا ہے، علاوہ ازیں علوم حدیث و مصطلحات کی بعض انتہائی مقبول و متداول کتابوں اسباب ورود حدیث کو علوم الحدیث میں ذکر ہی نہیں کیا گیا جیسا کہ ابن الصلاح (متوفی ۶۴۳ھ) نے اپنے شہرہ آفاق مقدمہ میں علوم حدیث کی پینسٹھ (۶۵) انواع ذکر کیں لیکن علم اسباب ورود حدیث کو ان میں شامل نہیں کیا، یہاں تک کہ علامہ سراج البلقینی (متوفی ۸۰۵ھ) نے اس کا ضمیمہ لکھا تو اس میں پانچ انواع کا اضافی کیا جن معرفۃ اسباب ورود الحدیث کو بھی شامل کیا۔

اس سلسلے میں جن قدیم کتابوں کا تذکرہ ملتا ہے ان میں سب سے قدیم کتاب ابو حفص العکبری (متوفی ۳۸۷ھ) کی طرف منسوب ہے جس کا ذکر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کیا ہے[9]

اس کے علاوہ علم حدیث کی اس نوع میں جن متقدمین کی کتابوں کا تذکرہ ملتا ہے ان کے اسمائے گرامی سنین وفات کی ترتیب کے مطابق درج ذیل ہیں:

۱۔ حافظ عبد الغنی بن سعید (متوفی ۴۰۹ھ)

۲۔ ابو الحسن علی الواحدی (متوفی ۴۶۸ھ)

۳۔ ابو حامد محمد بن کوتاہ الجوباری (۵۸۲ھ)

۴۔ ابو الفرج ابن الجوزی (متوفی ۵۹۷ھ)[10]

۵۔ ابو البقاء العکبری (متوفی ۶۱۶ھ)

۶۔ ناصح الدین عبد الرحمن بن نجم الدمشقی (م ۶۳۴ھ)

مذکورہ بالا کتب کا تذکرہ اگرچہ حدیث کی مختلف کتابوں میں ملتا ہے لیکن ان میں سے کوئی بھی کتاب فی الحال دستیاب نہیں۔ علوم حدیث سے متعلق ہماری علمی تراث میں سے جو کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں ان میں سے خاص اس فن سے متعلق دو اہم اور متداول کتابوں کا تعارف و منہج درج ذیل ہے۔

i. اللمع فی اسباب ورود الحدیث:

یہ امام عبد الرحمن بن ابو بکر جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ متوفی ۹۱۱ھ کی تصنیف ہے، امام سیوطی رحمہ اللہ نے اس کتاب کی احادیث کو ابواب فقہیہ کی ترتیب پر ذکر کیا ہے جیسا کہ کتب حدیث میں سے سنن کی ترتیب ہے۔ چنانچہ آپ نے پہلے باب الطہارۃ سے متعلق احادیث کو ذکر

---

[9] Ibn Hajar, Ahmad ibn Ali (d. 852 AH), Nuzhat al-Nazar Fi Touzee Nukhba tu Fikar, Sabah printing press, Damascus, 1421 AH - 2000 AD, P. 148.

[10] Ibn al-Malqan, Umar ibn Ali (d. 804 AH), Al Ihlam be fawaid umdah tul Akhkam , Dar Al-Asimah for Publishing and Distribution, Kingdom of Saudi Arabia, 1417 AH, V.1, P 205.

کیا اور اس کے بعد باب الصلوۃ الخ۔ اس کتاب میں مکرر احادیث کو نکال کے کل اٹھانوے (۹۸) احادیث ذکر کی گئی ہیں جبکہ مکرر احادیث کی تعداد انتیس (۲۹) ہے۔ اس کتاب امام سیوطی کا طریقہ یہ ہے کہ آپ حدیث کی سند کو حذف کر کے صرف صحابی کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں اور ابتداء میں ان کتابوں اور مصادر کا حوالہ دے دیتے ہیں جن پر آپ نے اعتماد کیا تا کہ اسناد کے لیے بوقت ضرورت ان کی طرف رجوع کیا جاسکے جیسا کہ اخرج البخاری و مسلم عن ابن عمرالخ پھر آپ حدیث کا متن اور اس کے بعد اس کا سبب ورود ذکر کرتے ہیں[11]

ii. البیان والتعریف فی اسباب ورود الحدیث الشریف:

یہ کتاب ابراھیم بن محمد رحمہ اللہ المتوفی ۱۱۲۰ھ کی ہے آپ ابن حمزہ الحسینی الحنفی الدمشقی کے نام سے مشہور ہیں، یہ کتاب اصل میں ابوالبقاء العکبری رحمہ اللہ المتوفی ۶۱۶ھ کی کتاب کی تلخیص ہے جس پر آپ نے قیمتی اضافے بھی فرمائے[12] اور امام سیوطی کی کتاب اللمع فی اسباب ورود الحدیث سے بھی استفادہ کیا، ان کا طریقہ بھی یہ ہی ہے کہ یہ اسناد کو حذف کر دیتے ہیں، اور انہوں نے اس کتاب میں حروف معجم کی ترتیب کو ملحوظ رکھتے ہوے احادیث ذکر کی ہیں، اس میں انہوں نے اس بات کا بھی خیال رکھا ہے کہ جب کوئی حدیث صحیحین میں موجود ہو تو وہ کسی اور کتاب سے اسے نقل نہیں کرتے، اس میں یہ حدیث کی تخریج بھی کرتے ہیں اور اس کے بعد اس کا سبب ورود ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات ایک حدیث کے ایک سے زیادہ اسباب بھی ذکر کرتے ہیں اور ان کی کتاب میں احادیث کی تعداد اٹھارہ سو چونتیس (۱۸۳۴) ہے۔

جن دو کتابوں کا تعارف پیش کیا گیا ان کی حیثیت اس موضوع پر قدیم وجدید تصانیف کے درمیان پل کی سی ہے ،ان کے بعد اس موضوع پر جتنی کتابیں لکھی گئیں ہیں انہوں نے ان سے استفادہ ضرور کیا اور ان دو کتابوں میں پچھلی کتابوں کا خلاصہ اور نچوڑ موجود ہے۔

ذیل میں اس موضوع پر لکھی گئی دور حاضر کی چند قابل ذکر کتابوں اور ان کے مصنفین کے نام ذکر کیے جاتے ہیں:

۱۔ اسباب ورود الحدیث تحلیل وتاسیس،ڈاکٹر محمد رافت السعید

۲۔ علم اسباب ورود الحدیث،ڈاکٹر بدر عبدالحمید ھمیسة

۳۔ علم اسباب ورود الحدیث، ومکانتہ واھمیتہ فی التشریع الاسلامی،ڈاکٹر رمضان ابو اللیار ضروم

۴۔ علم ورود الحدیث واثرہ فی فقہ الحدیث،ڈاکٹر علی خضیر حجی وفلاح رزاق جاسم

۵۔ اثر اسباب ورود الحدیث فی فھم السنة،ڈاکٹر قاسم حدید

۶۔ معرفة اسباب الحدیث، سعد التحقیقی

۷۔ علم اسباب ورود الحدیث ومقارنتہ باسباب النزول، علی عبداللہ علی سراج

---

[11] Ghias-ud-Din Abdul Latif Dahdooh , Muqadmah Tahqeeq kitab Al Limah Fi Asbab Al Hadees Li Suyuti, Dar al-Ma'rifah, 1425 AH, P 21.

[12] Abu al-Fadl, Muhammad Khalil (d. 1206 AH), Silk Al-Durar in the second tenth century, Dar al-Bashair al-Islamiyyah, Dar Ibn Hazm, 1408 AH V.1, P.23.

7. نتائج:

- سبب ورود حدیث کی فہم حدیث میں کلیدی اہمیت ہے اس کے بغیر بہت سی احادیث کا صحیح مفہوم سمجھنا ناممکن ہے۔
- سبب ورود حدیث کے ذریعے عام کو خاص کرنے، ابہام کی تفصیل، اشکال کی دوری، ناسخ منسوخ کی وضاحت اور بہت سے معانی میں سے کسی ایک کی تعیین میں راہ نمائی حاصل ہوتی ہے۔
- سبب ورود کے لیے ضروری ہے کہ اس کو نقل کرنے والے صحابی ہوں اور حدیث اس کی وجہ سے وارد ہوئی ہو۔
- اجتہاد کے ذریعے حدیث کا سبب ورود معلوم نہیں کیا جاسکتا۔
- سبب ورود کبھی کوئی سوال ہوتا ہے اور کبھی کوئی واقعہ یا حادثہ۔
- سبب ورود کبھی حدیث کے تمام طرق میں ہوتا ہے اور کبھی بعض میں۔
- ابن صلاح جیسے مشہور محدث نے اسے علوم حدیث کی اقسام میں شامل نہیں کیا۔
- اس علم کے متعلق متقدمین کی کتابوں کی تعداد بہت کم ہے اور جو ہیں ان میں سے اکثر ہم تک نہیں پہنچیں۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)